زرد رنگ کے لباس کی شرعی حیثیت

حافظ فرحان ثنائی☆

اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسلام کے احکام اور تعلیمات فطری تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں بے جا پابندیاں ہیں نہ شترِ بے مہار آزادی۔ ہر طرح کے رنگوں کو تخلیق کرنے والا رب تعالیٰ ہے،ان میں بذاتِ خود کوئی نفع ہے نہ ضرر، خیر ہے نہ شر، لہٰذا لباس میں رنگوں کا انتخاب انسانوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ البتہ مخلوق کے مزاج کے مطابق کچھ رنگوں کو شریعت میں پسندیدہ نگاہ سے دیکھا گیا ہے اور بندگانِ خدا ہی کے بہتری کے لیے مخصوص حالات واحوال میں کچھ رنگ ناپسندیدہ قرار دیئے گئے ہیں۔ زرد رنگ کا لباس بھی علی الاطلاق، بغیر کسی پابندی کے عورتوں کے لیے تو حلال اور جائز ہے ہی مردوں کے لیے بھی حلال اور جائز ہے البتہ بعض مواقع پر اسے مردوں کے لیے ناپسندیدہ سمجھا گیا ہے۔ یہ بات معلوم ہے کہ شریعت کے مقرر کردہ حلال و حرام کے احکام محض قرآن مجید کی ایک آیتِ مقدسہ یا ذخیرہ ہائے احادیثِ مبارکہ میں سے کوئی ایک حدیثِ مبارک پڑھنے سے معلوم نہیں ہوتے جب تک کہ اس موضوع سے متعلق حتی الوسع جمیع آیاتِ بینات اور احادیثِ مبارکہ کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ ذیل میں ہم قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ سے بالخصوص مردوں کے لیے زرد رنگ کے لباس کو پہننے کی شرعی حیثیت جانتے ہیں۔

ا۔لباس سے متعلق قرآن مجید کے اصول

قرآن مجید میں انسانوں کی بہتری کے لیے لباس کے متعلق دو اصول بیان ہوئے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذَلِكَ خَيْرٌ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (1)

” اے اولادِ آدم ! بے شک ہم نے تمہارے لیے (ایسا) لباس اتارا ہے جو تمہاری شرم گاہوں کو چھپائے اور (تمھیں) زینت بخشے اور (اس ظاہری لباس کے ساتھ ایک باطنی لباس بھی اتارا ہے اور وہی) تقویٰ کا لباس ہی

☆ سینئر ریسرچ اسکالر، فریدِ ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لاہور

بہتر ہے۔ یہ (ظاہر و باطن کے لباس سب) اللہ کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔“

یہ آیتِ مبارکہ خاص پس منظر میں نازل ہوئی ہے مگر الفاظ کے عموم کی وجہ سے اس کے معانی و احکام بھی عمومی ہیں۔ مذکورہ آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ

1. جو لباس شرم گاہوں کو ڈھانپے وہ انسانوں کے لیے جائز اور حلال ہے۔ لہٰذا وہ تمام تنگ و چست لباس یا نا مکمل لباس جن سے یہ مقصد فوت ہو، وہ حرام اور مکروہ کے زمرے میں شامل ہیں۔ چونکہ اس آیت کے مخاطب محض اہلِ ایمان نہیں بلکہ بنی آدم کہہ کر جمیع انسانوں کو خطاب کیا گیا ہے، اس لیے ہر دین و مذہب سے تعلق رکھنے والے سارے مرد و زن پیروکاروں کو کائنات کے خالق کے اس حکم اور اس کے پس منظر میں کارفرما انسانوں کی بھلائی کے فلسفہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں اس حکم کے قرآن میں ہونے کی وجہ سے مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے مکمل لباس کی زیادہ تاکید ہے۔

2. مذکورہ آیتِ مبارکہ میں دوسرا حکم ہے کہ وہ لباس زیب و زینت کا باعث ہو۔ لہٰذا وہ تمام بھدے، پیوند کے بغیر پھٹے، میلے کچیلے، انسانی جسامت سے چھوٹے بڑے اور انسانی طبیعت پر گراں گزرنے والے لباس بھی حرام اور مکروہ کے دائرے میں داخل ہیں۔ اس میں اپنی ذات پر خرچ کرنے سے کترانے والوں کے لیے پیغام ہے کہ اپنے جسموں کو خوش لباس کرو۔

ان دونوں شرائط پر پورا اترنے والا ہر لباس حلال اور شرعی ہوتا ہے۔

اسی مقام پر اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا:

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ. (2)

”اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

اس آیتِ مبارکہ میں مسجد (سجدہ گاہ) بامعنی نماز ہے۔ اس میں بھی عمومی لحاظ سے بنی نوع انسان کو دو حکم دیئے جا رہے ہیں:

(۱) ہر نماز کے وقت اخذ زینت کا حکم: مراد یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق اچھا اور خوب صورت لباس زیبِ تن کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اس میں لباس کی کسی ہیئت اور کسی مخصوص رنگ کی کوئی قید نہیں لگائی گئی۔ انسان ہر ہیئت اور رنگ کا لباس پہن سکتا ہے جو اس کے لیے زیب و زینت کا باعث ہو۔

ہم میں سے بعض لوگ اس حوالے سے بہت بے پروائی کرتے ہیں۔ وہ شادی بیاہ یا کسی میٹنگ اور فنکشن کے لیے تو خوب صورت لباس کا اہتمام کرتے ہیں مگر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے گھٹیا یا سطحی قسم کے لباس کا چناؤ کرتے ہیں۔ آیتِ مبارکہ میں ایسے طرزِ عمل کے بدلنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے دوسری ہدایت مذکورہ بالا آیت میں یہ فرمائی ہے کہ کھانے پینے میں اسراف نہ کرو۔ لباس کے تناظر میں یہ اہم نکتہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب نماز کے وقت اخذ زینت کا حکم دیا تو وہاں اسراف سے بچنے کے الفاظ نہیں بولے مگر کھانے پینے میں ارشاد کیے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی بندہ اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں جتنا زیادہ زینت و زیبائش اختیار کر کے حاضر ہو گا، مالک کو اتنا ہی پسند ہے۔

اسی سورۃ الاعراف کی اگلی آیتِ مبارکہ میں مزید وضاحت کے ساتھ ارشاد ہوا:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (3)

”فرما دیجیے: اللہ کی اس زینت (و آرائش) کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا فرمائی ہے اور کھانے کی پاک ستھری چیزوں کو (بھی کس نے حرام کیا ہے)؟ فرما دیجیے: یہ (سب نعمتیں جو) اہلِ ایمان کی دنیا کی زندگی میں (بالعموم روا) ہیں قیامت کے دن بالخصوص (انہی کے لیے) ہوں گی۔ اس طرح ہم جاننے والوں کے لیے آیتیں تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔“

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے الفاظ پر بھی غور کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو باوقار اور زیب و زینت سے آراستہ لباس اور کھانے پینے کی ستھری چیزوں کو اپنانے کی ترغیب دی ہے۔ اور مطلقاً کسی بھی باوقار لباس یا پاکیزہ چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر استفہامِ انکاری کے اسلوب میں تنبیہ کی ہے۔ سو اس آیتِ مبارکہ میں بھی کسی قسم کے رنگ یا ہیئت کذائیہ پر مشتمل شرعی لباس کی اجازت دی گئی ہے۔

۲۔زرد رنگ کی قرآن مجید میں تحسین

قرآن مجید میں ہے کہ بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا تو وہ مختلف حیلے بہانے کرنے لگے۔جب انہوں نے اس گائے کی رنگت کے متعلق سوال کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی اُن کو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہوا:

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ (4)

"(موسیٰ نے) کہا: وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہو،اس کی رنگت خوب گہری ہو (ایسی جاذبِ نظر ہو کہ) دیکھنے والوں کو بہت بھلی لگے۔"

دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی زبانِ الوہیت سے زرد رنگت کی تحسین ہو رہی ہے اور اس کے مثبت اور مفید نفسیاتی اثرات کو بیان کیا جارہا ہے کہ ایسی گائے ناظرین کے دل کو بھائے گی اور انہیں بھلی لگے گی۔

مذکورہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے زرد رنگت کے انسان پر مفید اثرات سے متعلق صحابہ کرام نے تبصرے بھی کیے ہیں۔

حضرت مولا علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا:

مَنْ لَبِسَ نَعْلَيْ جِلْدٍ أَصْفَرَ قَلَّ هَمُّهُ، لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ:" صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ"(5)

"جو شخص زرد رنگ کے چمڑے کے جوتے پہنے گا اس کے غم ہلکے ہو جائیں گے۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وہ گائے زرد رنگ کی ہو،اس کی رنگت خوب گہری ہو (ایسی جاذبِ نظر ہو کہ) دیکھنے والوں کو بہت بھلی لگے۔"

مفسرِ قرآن صحابی حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا:

الصُّفْرَةُ تَسُرُّ النَّفْسَ. وَحَضَّ عَلَى لِبَاسِ النِّعَالِ الصُّفْرِ (6)

"زرد رنگ نفس کو سرور بخشتا ہے۔انہوں نے زرد رنگ کے جوتے پہننے کی ترغیب دلائی۔"

قرآن مجید کی تعلیم سے یہی درس ملتا ہے کہ اللہ رب العالمین کو زرد رنگ پسند ہے اور اس کا انسان پر نفسیاتی طور پر مفید اثر پڑتا ہے، اسی لیے تو بنی اسرائیل کو اس رنگت کی گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا۔ صحابہ کرام نے اسی حقیقت کو اپنے الفاظ میں مزید وضاحت سے بیان کیا ہے۔

۳۔ زرد رنگ کے لباس سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا اُسوہ حسنہ

قرآن مجید کی روشنی میں پچھلی گفتگو سے واضح ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی گائے کے لیے زرد رنگ کا انتخاب کیا اور پھر یہ بھی فرمادیا کہ وہ دیکھنے والوں کو بھلی لگتی ہے۔ جب رب تعالیٰ نے زرد رنگ کی تحسین فرمادی تو پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس رنگ کو اپنے لباس کا حصہ نہ بناتے۔ کثیر احادیثِ مبارکہ کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرد رنگ کو اپنے لباس مبارک کا حصہ بنائے رکھا۔

ا۔ صحیح البخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے کہ عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اُن کی چار مستقل عادتوں کے متعلق پوچھا۔ ان چار میں سے ایک انہوں نے آپ سے یہ پوچھی:

وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ

”میں نے آپ کو دیکھا کہ (کپڑوں میں) زرد رنگ کرتے ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا:

وَأَمَّا الصُّفْرَةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا. (7)

”زرد رنگ کا جواب یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اپنے لباس کو) اس سے رنگتے دیکھا ہے سو میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔“

اَلصُّفْرَۃ: زرد رنگ کو کہتے ہیں۔ عُصْفُر: جڑی بوٹیوں کی قسم سے ہے جو پنساریوں سے ملتی ہے۔ اس کے ساتھ کپڑوں کو رنگا جاتا ہے اور اس کا رنگ سرخ رنگ کے قریب قریب ہوتا ہے۔ عَصْفَرَ کا معنی ہے: کپڑے کو زرد رنگ سے رنگنا۔ مُعَصْفَر اس کپڑے کو کہتے ہیں جسے زرد رنگ سے رنگا جائے۔

جب کسی لفظ کی اضافت کے بغیر علی الاطلاق 'اِصباغ' کا لفظ استعمال ہو تو اس سے کپڑوں کا رنگنا مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے۔(8) اور اس حدیث کے سیاق وسباق سے بھی کپڑوں کے رنگنے کا معنی اخذ ہو رہا ہے۔

۲۔ صحیح البخاری اور صحیح مسلم ہی کی ایک اور متفق علیہ حدیث حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ (9)

"رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف حاضر ہوئے اور ان پر زرد رنگ کے نشان تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔"

اس حدیثِ مبارک سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے محض استفسار کے علاوہ حضرت عبد الرحمن بن عوف کے کپڑوں پر زرد رنگ کے آثار دیکھنے پر کوئی بُرا منایا نہ اس پر کوئی ممانعت کا جملہ ارشاد فرمایا۔

۳۔ سنن ابی داؤد و سنن نسائی اور دیگر کتبِ حدیث میں صحیح الاسناد کے ساتھ حضرت زید بن اسلم سے مروی حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی داڑھی مبارک کو زرد رنگ سے رنگا کرتے یہاں تک کہ اس زرد رنگ سے ان کے کپڑے بھی بھر جاتے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ زرد رنگ سے کیوں رنگتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ (10)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس زرد رنگ کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کو اس سے زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا۔ آپ اپنے سارے کپڑوں کو اس سے رنگتے تھے یہاں تک کہ اپنا عمامہ بھی۔"

اس حدیثِ مبارک سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تسلسل سے اپنے کپڑوں اور عمامہ شریف کو زرد رنگ سے رنگتے تھے اور دوسرا یہ کہ زرد رنگ آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا۔ گویا جس رنگ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں پسند کیا، حضور ﷺ نے اسے اپنا محبوب بنالیا۔

سرخ رنگ، زرد رنگ سے زیادہ بلیغ اور گہرا ہوتا ہے۔ احادیثِ صحیحہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سرخ رنگ کے جبے بھی زیبِ تن کیے۔ اس طرح کی روایات بھی زرد رنگ کے لباس کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

۴۔ حضرت ابو جحیفہ ﷺ نے بیان کیا:

«رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلاَلًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلاَلًا أَخَذَ عَنَزَةً، فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى العَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ العَنَزَةِ».(11)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں وضو کے لیے پانی پیش کرتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ کے وضو کے پانی کی طرف لپکتے دیکھا۔ جس کو مل گیا اس نے اپنے اوپر مل لیا اور جس کو اس میں سے ذرا بھی نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال نے (سترہ کے طور پر) نیزہ لے کر گاڑ دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ سرخ جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے تھے۔"

5۔ حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ. (12)

"حضور نبی اکرم ﷺ کا قد مبارک متوسط تھا، میں نے آپ ﷺ کو سرخ رنگ کے حلہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا، میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی شے کو حسین نہیں دیکھا۔"

۶۔ حضرت جابر بن سمرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ

«رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى القَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ القَمَرِ».(13)

''ایک چاندنی رات میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی درآنحالیکہ آپ ﷺ سرخ پوشاک مبارک زیبِ تن کئے ہوئے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ اور چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا، پس آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔''

سبحان اللہ! چاندنی رات میں سرخ پوشاک مبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کا حسن دیدنی تھا کہ چاند بھی آپ کے حسن کے سامنے ماند تھا۔

اسی طرح بعض احادیثِ مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرد رنگت رکھنے والی دیگر قسموں زعفران اور ورس سے رنگے لباسوں کو بھی اپنے جسمِ اطہر کی زینت بخشا۔

7۔ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ نے بیان کیا:

رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مَصْبُوغَيْنِ بِزَعْفَرَانَ: رِدَاءً وَعِمَامَةً. (14)

''میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسمِ اطہر پر زعفران (یعنی زرد رنگ) کے ساتھ رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے: چادر شریف اور عمامہ شریف۔''

۸۔ حضرت قیس بن سعدؓ سے مروی حدیث ہے کہ

أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَفَةٍ وَرْسِيَّةٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْوَرْسِ عَلَى عُكَنِهِ. (15)

''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے پانی رکھا تو آپ نے غسل کیا۔ پھر ہم آپ کی خدمتِ اقدس میں (ورس قسم کی نباتات سے) زرد رنگ کی رنگی ہوئی چادر لے کر آئے تو آپ نے اسے جسمِ اطہر پر لپیٹ لیا۔ گویا میں اس زرد رنگ کے آثار آپ کے شکم مبارک پر دیکھ رہا ہوں۔''

اس حدیثِ مبارک سے بھی یہی اخذ ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے اس زرد رنگ کی چادر کو جسمِ اقدس پر لپیٹنے میں نہ ذرہ بھر تامل کیا نہ کسی کراہت کا اظہار کیا۔

۹۔اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ فرماتی ہیں:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلْحَفَةٌ مَصْبُوغَةٌ بِوَرْسٍ، فَكَانَ يَلْبَسُهَا فِي بَيْتِهِ، وَيَدُورُ فِيهَا عَلَى نِسَائِهِ، وَيُصَلِّي فِيهَا. (16)

''حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس وَرس سے رنگی چادر مبارک ہوتی تھی۔ آپ ﷺ اسے اپنے گھر میں زیبِ تن کرتے، اسی میں اپنی ازواجِ مطہرات کے گھر تشریف لے جاتے اور اسی میں نماز پڑھتے تھے۔''

۱۰۔اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ

رُبَّمَا صَبَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ وَإِزَارَهُ بِزَعْفَرَانٍ، أَوْ وَرْسٍ ثُمَّ خَرَجَ فِيهِمَا. (17)

''بعض اوقات رسول اللہ ﷺ اپنی چادر مبارک اور تہبند کو زعفران یا وَرس سے رنگتے، پھر ان دونوں میں باہر تشریف لے جاتے۔''

مذکورہ بالا تمام احادیثِ مبارکہ سے پتہ چلا کہ زرد رنگ کا لباس پہننے کا حضور نبی اکرم ﷺ کا تسلسل سے معمول مبارک تھا اور یہ آپ کے پسندیدہ لباسوں میں سے تھا۔

۴۔زرد رنگ کے لباس سے متعلق صحابہ کرام ﷺ کا معمول

آخر میں رسول اللہ ﷺ کے خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرامؓ کا عمل بھی دیکھ لیجیے کہ انہوں نے بھی بلا کراہت زرد رنگ کے لباس کو پہنا۔

۱۔حضرت عمرو بن میمون نے روایت کیا کہ

أَنَّ عُمَرَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُصِيبَ ثَوْبٌ أَصْفَرُ. (18)

''جس دن حضرت عمرؓ زخمی ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔''

مذکورہ روایت میں سیدنا عمر فاروقؓ کی زندگی کے آخری لمحات کا ذکر ہو رہا ہے۔ جب اُن لمحات میں وہ زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھے تو لامحالہ وہ زندگی کے باقی ماہ و سال میں بھی اس رنگ کے لباس کو پہنتے ہوں گے۔

۲۔اَحنف بن قیس نے سیدنا عثمان غنیؓ کا لباس ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ

جَاءَ عُثْمَانُ وَعَلَيْهِ مَلِيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ، قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ. (19)

''حضرت عثمانؓ آئے تو اُن کے اوپر زرد رنگ کا رومال تھا جس سے انہوں نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا۔''

۳۔ایک روایت میں حضرت ابوظبیان، سیدنا علی شیرِ خداؓ کے لباس کو بیان کرتے ہیں کہ

رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا وَإِزَارًا أَصْفَرَ. (20)

''میں نے حضرت علیؓ کو زرد رنگ کی قمیص اور ازار (تہبند) پہنے ہوئے دیکھا۔''

اوپر کی تینوں روایات سے تین خلفائے راشدین کے عمل سے پتہ چلا کہ اُن کے نزدیک زرد رنگ کا لباس پہننا مطلقاً جائز تھا۔ جب وہ خود یہ لباس پہنتے تھے تو اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ اُن کے ادوار میں باقی صحابہ بھی زرد رنگ کا لباس پہنتے ہوں گے۔ اگر قرآن مجید کی کسی آیتِ مقدسہ یا رسول اللہ ﷺ کے کسی فرمان مبارک سے وہ سمجھتے ہوتے کہ مردوں کے لیے اس طرح کا لباس پہننا حرام یا مکروہ ہے تو وہ کبھی یہ لباس اپنے جسموں کی زینت نہ بناتے۔ اُن تینوں خلفاء کا اس لباس کا پہننا ہی اس کے جواز کی بڑی دلیل ہے۔

۴۔مزید پڑھیے۔ ہشام اپنے والدِ گرامی حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ

إِنَّ الزُّبَيْرَ كَانَتْ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهَا عَمَائِمُ صُفْرٌ. (21)

''غزوہ بدر کے موقع پر (میرے والد) حضرت زبیر بن عوامؓ نے زرد رنگ کا عمامہ پہنا ہوا تھا اور اس دن فرشتے اترے تو اُن کے سروں پر بھی زرد عمامے تھے۔''

۵۔ حضرت عباد بن حمزہ بن عبد اللہ بن الزبیر سے یہ روایت مزید تفصیل کے ساتھ اس طرح بیان ہوئی ہے کہ

أَنَّ الْمَلَائِكَةَ، نَزَلَتْ يَوْمَ بَدْرٍ، وَهُمْ طَيْرٌ بِيضٌ، عَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ، وَكَانَتْ عَلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى سِيَّمَا أَبِي عَبْدِ اللَّهِ» . وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ. (22)

''غزوہ بدر کے دن فرشتے سفید پرندوں کی صورت میں اس حال میں اترے کہ انہوں نے زرد عمامے پہنے ہوئے تھے اور اس دن لوگوں کے درمیان حضرت زبیر بن عوامؓ نے بھی زرد رنگ کا عمامہ پہنا ہوا تھا۔ اس

پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرشتے ابو عبد اللہ کی نشانی پر اترے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ بھی زرد عمامہ پہنے ہوئے تھے۔"

مذکورہ دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ زرد رنگ کا عمامہ پہننا حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے، آپ کے صحابی کی سنت ہے اور یہی سنت فرشتوں کی بھی ہے۔

۶۔ ایک روایت میں عمران بن مسلم نے کہا کہ

رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِزَارًا أَصْفَرَ. (23)

"میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو زرد رنگ کا تہبند پہنے دیکھا۔"

۷۔ عمران بن بشر الحضرمی کہتے ہیں کہ

رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرٍ الْمَازِنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ أَوْ رِدَاءٌ أَصْفَرُ. (24)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر المازنی ﷺ کو زرد رنگ کا عمامہ باندھے یا زرد رنگ کی چادر اوڑھے دیکھا۔"

مندرجہ بالا جمیع روایات سے معلوم ہوا کہ زرد رنگ کا لباس پہننے کا صحابہ کرام کا عام معمول تھا، پھر یہ حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد کے زمانے کے معمولات ہیں۔ اگر حضور ﷺ نے علی الاطلاق اس رنگ کے لباس سے منع کیا ہوتا تو آپ کے ظاہری پردہ فرما جانے کے بعد خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام اس پر عمل پیرا نہ ہوتے۔ ان تمام روایات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ زرد رنگ کے لباس میں بذاتِ خود کوئی ایسی کراہت یا حرمت نہیں ہے کہ اس سے منع کیا جاتا۔

۴۔ زرد رنگ کے لباس پر مذاہبِ اربعہ کا موقف

محدّث اور فقیہ کے مابین واضح فرق ہے کہ محدّث محض کسی بھی ایک حدیث کے متن کی بناء پر فتویٰ لگا دیتا ہے جب کہ فقیہ قرآن اور احادیث کے متون کی چھان پھٹک کرنے کے بعد کوئی فتویٰ صادر کرتا ہے۔ اسی وجہ سے جمہور ائمہ و علماء کا زرد رنگ کے لباس کی اِباحت پر فتویٰ رہا ہے۔

۱۔امام محیی الدین یحییٰ بن شرف نووی شافعی زرد رنگ کے کپڑوں کی بابت ائمہ کا موقف ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الثِّيَابِ الْمُعَصْفَرَةِ وَهِيَ الْمَصْبُوغَةِ بِعُصْفُرٍ فَأَبَاحَهَا جُمْهُورُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ. (25)

''جس کپڑے کو زرد رنگ سے رنگا جائے تو ان زرد رنگت کے کپڑوں میں علماء کا اختلاف ہے۔ پس جمہور اہلِ علم صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد کے علماء نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ اور یہی فتویٰ امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا ہے۔''

۲۔علامہ ابنِ عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں:

فَفِي جَامِعِ الْفَتَاوَى قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَمَالِكٌ: يَجُوزُ لُبْسُ الْمُعَصْفَرِ. (26)

''جامع الفتاویٰ میں ہے کہ امام ابو حنیفہ، شافعی اور مالک زرد رنگ پہننے کو جائز قرار دیتے ہیں۔''

۳۔ فقہ حنبلی میں متقدمین کے نزدیک زرد رنگ کے کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ لیکن بعض متاخرین نے زعفران کے بغیر صرف زرد رنگت کے کپڑوں کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔(27)

۵۔زرد رنگ کے لباس کی ممانعت کے احتمالات

بعض احادیثِ مبارکہ میں زرد رنگ کے لباس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ چوں کہ اس طرح کی احادیث قرآنی تعلیمات اور اپنے سے متضاد کثیر احادیثِ صحیحہ سے ٹکراتی ہیں لہٰذا ان میں کئی احتمالات ہیں۔ ذیل میں ہم ان احادیث اور احتمالات کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ

رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا. (28)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا، تو فرمایا: یہ کفار کا لباس ہے تم اسے مت پہنو۔''

یہ بات واضح ہے کہ اگر زرد رنگ کا لباس علی الاطلاق کل کفار کا شعار شمار ہوتا تو نبی کریم ﷺ سب سے پہلے بنفسِ نفیس اس سے احتراز کرتے، مگر ہمیں ایسا دکھائی نہیں دیتا۔ دراصل اس حدیث میں زرد رنگ کے لباس کی ممانعت خاص صورت میں وارد ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ جب کسی مسلمان کا واسطہ ایسے کافروں سے پڑے جن کا شعار زرد رنگ کا لباس ہو تو وہاں زرد رنگ کا کپڑا پہننے کی ممانعت ہے تاکہ اُن میں شمار نہ ہو۔

مذکور حدیث کے پیشِ نظر یہ نکتہ بھی اہم ہے کہ زرد لباس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ایسا ارشاد صرف حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے طریق سے مروی ہے، یعنی حضور ﷺ نگاہِ نبوت سے اُن کا مستقبل ملاحظہ فرما رہے تھے کہ انہیں مصر کے اجنبی لوگوں کی حکومت سنبھالنی ہے وہاں کئی اقوام و ملل کا سامنا کرنا پڑے گا تو انہیں لباس کے انتخاب میں کفار کے اس شعار سے خبردار کر دیا۔

۲۔ دوسری حدیث حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ان الفاظ میں مروی ہے کہ

رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: أَأُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهَذَا؟ قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا، قَالَ: بَلْ أَحْرِقْهُمَا. (29)

"حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا: کیا تمہاری ماں نے تمہیں ان کپڑوں کے پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ان کو دھو ڈالوں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ان کو جلا دو۔"

اس حدیث میں زرد لباس کو جلانے کا حکم محض زجر و توبیخ کی غرض سے ہے۔ اس حدیث کے الفاظ "أَأُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهَذَا؟" (کیا تمہاری ماں نے تمہیں ان کپڑوں کے پہننے کا حکم دیا ہے؟)، سے وضاحت ہو رہی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ کو تشبہ بالنساء کے باعث زرد کپڑوں کے پہننے سے منع کیا تھا۔ کیوں کہ عام طور پر خواتین ان رنگوں کا لباس پہنتی ہیں۔

۳۔ تیسری حدیث حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے مروی ہے کہ

نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ. (30)

"حضور نبی اکرمؐ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے، اور سونا اور زرد رنگ کا لباس پہننے سے منع کیا۔"

پچھلے صفحات میں درج ہو چکا ہے کہ باوجود اس ممانعت کے حضرت علیؓ کو زرد رنگ کے قمیص اور تہبند میں دیکھا گیا۔ ظاہری بات ہے کہ وہ حکمِ رسول ﷺ کی مخالفت ہر گز نہیں کر سکتے تھے۔ درحقیقت مذکور حدیث میں چمکیلے اور زرق برق لباس سے وقتی طور پر پابندی سے ان کی تربیت مقصود تھی تاکہ نبوی تربیت سے وہ زہد فی الدنیا میں کمال درجہ کو پالیں۔ پھر ایسا مقام پالینے کے بعد یہ لباس اُن کے لیے مباح ہو گیا۔

کثیر ائمہ کرام نے بھی اپنی کتب میں ان احادیث کے بارے میں درج ذیل احتمالات کا ذکر کیا ہے:

۱۔ امام خطابی نے کہا ہے کہ یہ ممانعت اُن کپڑوں کے متعلق ہے جنہیں بُننے کے بعد رنگا گیا ہو اور جن کپڑوں کی اون کو رنگا جائے اور پھر بُنا جائے، وہ اس نہی میں داخل نہیں ہیں۔

۲۔ عورتوں کے ساتھ تشبیہ یا تکبر سے بچانے کے لیے زرد رنگ کے لباس کے بارے میں کراہت وارد ہوئی ہے۔

۳۔ بعض علماء نے اس ممانعت کو مُحرِم (احرام باندھنے والے) شخص پر محمول کیا ہے۔ اس کی تائید بعض دیگر احادیثِ مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔(31)

۴۔ علامہ ابنِ عابدین شامی حنفی نے امام شرنبلالی کے رسالہ "تُحْفَةَ الْأَكْمَلِ وَالْهُمَامِ الْمُصَدَّرِ لِبَيَانِ جَوَازِ لُبْسِ الْأَحْمَرِ "کا حوالہ دیتے ہوئے ان کے یہ جملے نقل کیے ہیں:

لَمْ نَجِدْ نَصًّا قَطْعِيًّا لِإِثْبَاتِ الْحُرْمَةِ وَوَجَدْنَا النَّهْيَ عَنْ لُبْسِهِ لِعِلَّةٍ قَامَتْ بِالْفَاعِلِ مِنْ تَشَبُّهٍ بِالنِّسَاءِ أَوْ بِالْأَعَاجِمِ أَوْ التَّكَبُّرِ وَبِانْتِفَاءِ الْعِلَّةِ تَزُولُ الْكَرَاهَةُ بِإِخْلَاصِ النِّيَّةِ لِإِظْهَارِ نِعْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَعُرُوضُ الْكَرَاهَةِ لِلصَّبْغِ بِالنَّجَسِ تَزُولُ بِغَسْلِهِ، وَوَجَدْنَا نَصَّ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ عَلَى الْجَوَازِ وَدَلِيلًا قَطْعِيًّا عَلَى الْإِبَاحَةِ، وَهُوَ إطْلَاقُ الْأَمْرِ بِأَخْذِ الزِّينَةِ وَوَجَدْنَا فِي الصَّحِيحَيْنِ مُوجَبَهُ، وَبِهِ تَنْتَفِي الْحُرْمَةُ وَالْكَرَاهَةُ بَلْ يَثْبُتُ الِاسْتِحْبَابُ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -(32)

"ہمیں سرخ (وزرد رنگ کے) لباس کی حرمت میں کوئی نصِ قطعی نہیں ملی۔ ہم نے اس کے پہننے کی نہی میں علت کو پایا ہے جو فاعل کے عورتوں کے ساتھ یا عجمیوں کے ساتھ تشبہ یا تکبر پر مبنی ہے۔ بہر حال اخلاصِ نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار کے سبب علت کی نفی کرنے سے یہ کراہت زائل ہو جاتی ہے۔ نجس

سے رنگنے کی کراہت اس کو دھونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہمیں اس کے جواز پر امامِ اعظم ابو حنیفہ کا قول اور اس کی اباحت پر دلیلِ قطعی ملی ہے۔ وہ دلیلِ قطعی قرآن مجید کی نص ہے کہ نمازوں کے وقت زیب وزینت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور صحیحین میں اس کا موجب پایا ہے، اس سے (سرخ اور زرد رنگ کے لباس کی) حرمت اور کراہت کی نفی ہو جاتی ہے بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اقتداء کی روشنی میں اس لباس کا استحباب ثابت ہو جاتا ہے۔''

۶۔ خلاصۂ بحث

مذکور بالا بحث کو درج ذیل اہم نکات میں سمیٹا جا سکتا ہے:

ا۔ قرآن مجید میں نمازوں کے وقت زیب وزینت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا اس عمومی حکم کا اطلاق ہر رنگ کے کپڑے پر ہو گا۔

۲۔ کثیر احادیثِ مبارکہ سے اُسوۂ رسول ﷺ سے واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ نے زرد رنگ، سرخ رنگ، زعفرانی اور وَرس سے رنگے لباسوں کو جسمِ اطہر کی زینت بخشا۔ اطاعتِ رسول ﷺ اور فعلِ رسول ﷺ ہی اس پر شاہد ہیں کہ جن احادیث میں ممانعت وارد ہوئی ہے وہ خاص پس منظر سے متعلق ہیں۔ وگرنہ قولِ رسول ﷺ اور فعلِ رسول ﷺ میں تضاد ہو گا، جو کسی صورت ممکن نہیں۔

۳۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور آپ کے وصال کے بعد تین خلفائے راشدین سمیت کثیر صحابہ کرام ؓ نے زرد رنگ کا لباس پہنا۔ اگر اس کی مطلقاً ممانعت ہوتی تو وہ اطاعتِ رسول ﷺ سے کسی صورت انحراف نہ کرتے۔ اُن کا یہ معمول اس لباس کے جواز کو ظاہر کرتا ہے۔

۴۔ بعض شخصیات پر زرد رنگ کے لباس کی ممانعت مخصوص علتوں کے پیشِ نظر وارد ہوئی اور یہ کراہتِ تنزیہی کے حکم میں ہے۔ اس علت کو دور کر دیا جائے تو یہ کراہت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

۵۔ مذاہبِ اربعہ کے ائمہ کی تصریحات سے ثابت ہوا کہ وہ بھی علی الاطلاق زرد رنگ کے لباس کے جواز کے قائل ہیں۔

لہذا اس سارے مضمون کا یہ خلاصہ ہوا کہ زرد رنگ کا لباس پہننا علی الاطلاق مردوں کے لیے جائز ہے، البتہ شعارِ کفار، تشبہ بالنساء اور تکبر کے احوال پیش آنے کی صورت میں اس رنگ کا لباس پہننا منع ہے اور یہ مکروہ تنزیہی میں داخل ہو گا۔

آخر میں اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں دین کا کامل فہم اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حوالہ جات وحواشی

(1) الاعراف، 7/ 26.

(2) الاعراف، 7/ 31.

(3) الاعراف، 7/ 32.

(4) البقرة، 2/ 69.

(5) تفسير القرطبي، 1/ 451.

(6) أيضاً.

(7) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ، وَلاَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ، 1/ 44، رقم/ 166.

:صحيح مسلم، كتاب الحج، بَابُ الْإِهْلَالِ مِنْ حَيْثُ تَنْبَعِثُ الرَّاحِلَةُ، 2/ 844، رقم/ 1187.

(8) عمدة القاري شرح صحيح البخاري، 3/ 27.

(9) صحيح البخاري، كتاب النكاح، بَابُ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ، 7/ 21، رقم/ 5153.

: صحيح مسلم، كتاب النكاح، بَابُ الصَّدَاقِ، 2/ 1042، رقم/ 1427.

(10) سنن أبي داود، كتاب اللباس، بَابٌ فِي الْمَصْبُوغِ بِالصُّفْرَةِ، 4/ 52، رقم/ 4064.

: سنن النسائي، كتاب الزينة، بَابُ الزعفران، 8/ 150، رقم/ 5115.

(11) صحيح البخاري، كتاب الصلاة، بَابُ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الأَحْمَرِ، 1/ 84، رقم/ 376.

: صحيح مسلم، كتاب الصلاة، بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي، 1/ 360، رقم/ 503.

(12) صحيح البخاري، كتاب اللباس، بَابُ الثَّوْبِ الأَحْمَرِ، 7/ 153، رقم/ 5848.

: صحيح مسلم، كتاب الفضائل، بَابٌ فِي صِفَةِ النَّبِيِّa وَأَنَّهُ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، 4/ 1818، رقم/ 2337.

(13) سنن الترمذي، أبواب الأدب، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ، 5/ 118، رقم/ 2811.

: سنن الدارمي، 1/ 202، رقم/ 58.

(14) المستدرك للحاكم، 3/ 656، رقم/ 6415.

: المعجم الكبير للطبراني، 13/ 75، رقم/ 186.

(15) سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة وسننها، بَابُ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَبَعْدَ الْغُسْلِ، 1/ 295، رقم/ 466.

: مسند أحمد، 39/ 262، رقم/ 23844.

(16) المعجم الأوسط للطبراني، 8/ 373، رقم/ 8911.

(17) المعجم الكبير للطبراني، 23/ 399، رقم/ 953.

(18) مصنف ابن أبي شيبة، 5/ 160، رقم/ 24751.

(19) أيضاً، رقم/ 24750.

(20) أيضاً، رقم/ 24752.

(21) فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل، 2/ 736، رقم/ 1269.

(22) شرح مذاهب أهل السنة لابن شاهين/ 248، رقم/ 161.

: فضائل الخلفاء الراشدين وغيرهم لأبي نعيم/ 105، رقم/ 113.

(23) الطبقات الكبرى لابن سعد، 7/ 16.

(24) بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث لابن أبي أسامة، 2/ 610، رقم/ 575.

(25) شرح النووي على صحيح مسلم، 14/ 54.

(26) رد المحتار على الدر المختار لابن عابدين، 6/ 358.

(27) كتاب الفروع ومعه تصحيح الفروع لعلاء الدين علي بن سليمان المرداوي لمحمد بن مفلح الحنبلي، 2/ 77.

: شرح زاد المستقنع للحمد، 4/ 80.

(28) صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ، 3/ 1647، الرقم/ 2077.

(29) أيضاً.

(30) أيضاً، 3/ 1648، الرقم/ 2078.

(31) شرح النووي على صحيح مسلم، 14/ 54.

: درر الحكام شرح غرر الأحكام لملا خسرو الحنفي، 1/ 312.

(32) رد المحتار على الدر المختار لابن عابدين، 6/ 358.